تجزیہ: ویبسٹر ٹارپلی
24 Jun,2011

پاک امریکہ کھلی جنگ کے قریب!!

65سالہ ویبسٹر گرفن ٹارپلی صف اول کے صحافی، کئی کتابوں کے مصنف، لیکچرر اور امریکہ کی داخلہ اور خارجہ پالیسی کے نقاد ھیں. وہ معروف امریکی تھنک ٹینک ادارے شلر(Schiller) انسٹیٹیوٹ کے دو مرتبہ صدر منتخب ھوچکے ھیں. ان کا مؤقف یہ رھا ھے کہ نائن الیون ایک خود ساختہ واقعہ تھا. امریکی حکومتیں اکثر دھوکہ دھی سے اس طرح کے کام کرتی رھی ھیں. اُنھوں نے پاک امریکہ تعلقات پر جو تجزیہ اپنی ویب سائٹ پر آویزاں کیا ھے وہ بھت اھمیت کا حامل اورچشم کشاھے.مفادِ عامہ کے لئے ذیل میں اس مضمون کا اُردو ترجمہ پیش کیا جا رھا ھے. نیچے دئیے گئے لنک پر یہ انگریزی زبان میں دستیاب ھے:

http://tarpley.net/2011/05/21/us-pakistan-near-open-war-chinese-ultimatum-warns-washington-against-attack/

’’چین نے امریکہ کو باضابطہ نوٹس دیا ہے کہ واشنگٹن کا منصوبہ بندی کے تحت پاکستان پر حملہ بیجنگ کے خلاف جارحیت تصور کیا جائے گا۔ یہ کھلی اور دوٹوک وارننگ گزشتہ 50 سال میں پہلی بار کسی نے امریکہ کو دی ہے۔ایسی وارننگ روس نے امریکہ کو 1958 میں برلن کے بحران کے دوران دی تھی۔ یہ ایک واضح اشارہ ہے کہ پاکستان اور امریکہ کے درمیان کشیدگی کا جنگ میں تبدیل ہونے کا خطرہ کس قدر سنگین ہے۔وارننگ کے الفاظ دوٹوک ہیں:

’پاکستان پر حملہ چین پر حملہ تصور کیا جائے گا‘

اُسامہ بن لادن آپریشن کے بعد چینی وزیر خارجہ جیانگ یو نے امریکہ کو 19 مئی کی پریس کانفرنس میں بھی کہا کہ بیجنگ کا مطالبہ ہے کہ پاکستان کی خودمختاری اور سرحدی سالمیت کا ہر حالت میں احترام کیا جائے۔

ٹائمز آف انڈیا نے پاکستانی سفارتی ذرائع کے حوالے سے خبر لگائی کہ 9 مئی، 2011 کو واشنگٹن میں چینی نائب وزیر اعظم وانگ کشان اور امریکی کونسلر ڈائی بنگو و کے درمیان دفاعی اور معاشی معاملات پر ہونے والی چین-امریکہ بات چیت کے دوران کہ چین نے نہایت واضح انداز میں وارننگ دی ہے کہ پاکستان پر حملہ چین پر حملہ تصور کیا جائے گا۔

چین کی اس وارننگ کے پیچھے ایٹمی میزائلوں کی قوت پوشیدہ ہے جن میں 66 بین البراعظمی میزائل جو امریکہ کو نشانہ بنا سکتے ہیں، 118 درمیانی رینج کے میزائل، 36 آبدوزوں سے داغے جانے والے میزائل اور بے شمار کم رینج کے میزائل شامل ہیں۔

امریکہ اور ہندوستان کے دباؤ کے بیچ پھنسے پاکستان کے لئے چین کا بیان بہت اہمیت رکھتا ہے۔ ریٹائرڈ پاکستانی جنرل طلعت مسعود نے اے ایف پی کو بتایا: یہ مت سمجھیں کہ ہم اکیلے ہیں، مستقبل کی سپر پاور چین ہماری پشت پر

ہے۔

چین کا امریکہ کو الٹی میٹم پاکستانی وزیراعظم کے دورۂ چین کے دوران منظرعام پر آیا۔چین نے اپنے اسلحہ خانے کے بہترین 50 جدید ترین جے ایف-17 طیارے فوری اور بلا قیمت فراہم کرنے اعلان کیا۔ پاکستانی وزیراعظم نے واپس روانگی سے قبل اعلان کیا' ہمیں چین کی دوستی پر فخر اور بھروسہ ہے۔چین ہر مشکل میں ہمارے ساتھ کھڑا رہے گا۔ ہماری دوستی ہمالیہ سے بلند اور سمندروں سے زیادہ گہری ہے۔'

پاک امریکہ کشیدگی اُس وقت انتہا کو پہنچ گئی جب امریکہ نے پاکستانی حدود کی کھلی خلاف ورزی کرتے ہوئے اُسامہ بن لادن کے خلاف یکطرفہ آپریشن کیا۔

اس فوجی کرتب کا منصوبہ پاکستان اور امریکہ کے درمیان کشیدگی میں اضافہ کرنے کے لئے بنایا گیا اور اس کا دہشت گردی کے خلاف جنگ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں تھا۔ بلکہ اس کی تمام تر وجہ سعودی نیشنل سیکیورٹی کونسل کے چیف شہزادہ بندر کا مارچ، 2011 میں پاکستان کا دورہ تھا جس میں پاکستان اور سعودی عرب میں اتحاد، پاکستانی فوجی دستوں کی سعودیہ میں حکومت خلاف عوامی احتجاج کو کنٹرول کرنا جو امریکی پشت پناہی سے رونما ہونے کا امکان ہے اور سعودیوں کو ایٹمی تحفظ فراہم کرنے پر اتفاق کیا گیا۔تاکہ تیل سے مالا مال ملک کی بادشاہت چھیننے اور اپنے کنٹرول کرنے کی امریکی خواہش کو روکا جا سکے۔جنوبی ایشیا میں کمزور ہوتی ہوئی امریکی ایمپائر کو توڑنے کے لیے پاکستان اور سعودی عرب کا مشترکہ لائحہ عمل امریکہ کے لیے نہایت مہلک وار ہوگا۔

جہاں تک اسامہ کے خلاف آپریشن کا تعلق ہے تو اس میں متضاد امریکی دعوے ہیں۔بہتر ہے کہ اس کا تجزیہ کرنے کا کام کسی ادبی ڈرامہ نگار کے لئے چھوڑ دیا جائے۔ایک ٹھوس حقیقت جس کا اظہار ہوتا ہے وہ یہ ہے امریکہ کا بنیادی ٹارگٹ پاکستان ہے۔

پاکستانی وزیراعظم کا بیان:

واشنگٹن کو چینی وارننگ کے بعد وزیراعظم گیلانی نے پارلیمنٹ میں بھرپور بیان دیا کہ کوئی غلط فہمی میں نہ رہے، پاکستان کے ایٹمی اثاثوں پر کسی نے حملہ کیا تو اُس کے خلاف پاکستان پوری قوت سے جواب دینے کا حق محفوظ رکھتا ہے۔کسی کو ہماری افواج اور صلاحیت پر شک نہیں ہونا چاہیے۔

پاکستان جیسی ایٹمی قوت کے اس بیان کو، کہ ہم پوری قوت سے جواب دیں گے، سنجیدہ لینے کی ضرورت ہے، حتی کہ اوباما حکومت کے مخالفین کو بھی اس پر غور کرنا چاہیے۔پاکستان کے ایٹمی اثاثے ہی اُس کے دفاع کا ذریعہ ہیں جن کھوج لگانے اور اسے قبضہ میں لینے اور تباہ کرنے کا تفصیلی امریکی منصوبہ چھپا نہیں رہ سکا۔

2009 کی فاکس نیوز رپورٹ کے مطابق امریکہ نے ایک تفصیلی منصوبہ بنایا تھا کہ اگر پاکستان طالبان کے ہاتھوں میں جاتا ہے تو کس طرح ان ایٹمی ہتھیاروں پر قبضہ کیا جائے۔ یہ منصوبہ جنرل سٹینلے میکرسٹل نے تیار کیا جب وہ امریکی مشترکہ سپیشل آپریشن کمانڈ (JSOC) کا سربراہ تھا۔ مشترکہ سپیشل آپریشن کمانڈ میں آرمی ڈیلٹا فورس، نیوی سیلز اور ہائی ٹیک سپیشل انٹیلی جنس (سی آئی اے) شامل ہیں۔منصوبے کے تحت چھوٹے چھوٹے یونٹ بنائے گئے جن کا کام ایٹمی ہتھیاروں پر قبضہ کرنا، اُنہیں ناکارہ بنانا، ایک جگہ اکٹھا کر کے محفوظ کرنا تھا۔

پاکستان پر حملے کی منظوری:

سنڈے ایکسپریس کے مطابق صدر اوباما پہلے ہی پاکستان پر حملے کی منظوری دے چکے ہیں کہ اُسامہ بن لادن کی ہلاکت کے ردعمل میں اگر پاکستان کی ایٹمی تنصیبات پر دہشتگردوں کا قبضہ ہوتا ہے تو امریکی فوجی دستے اس منصوبے پر صدر زرداری کی اجازت کے بغیر عمل درآمد کریں گے اور ایٹمی تنصیبات کی جگہوں کی حفاظت کریں گے۔ان میں مرکزی ایربیس سرگودھا بھی شامل ہے جہاں ایف سولہ طیارے اور کم از کم 80 میزائل موجود ہیں۔ امریکی حکام کے مطابق اس منصوبے کی اجازت مل چکی ہے، صدر اوباما ضرورت پڑنے پر پاکستان میں فوجی دستے مقرر کرنے پر آمادہ ہیں۔

اس مسئلے پر انتہائی کشیدگی کے ماحول میں اوباما کی بہت بڑی بے وقوفی ہے کہ اُس نے اُسامہ بن لادِن کے خلاف بغیر اطلاع کے یکطرفہ کاروائی کی جو یہ بھی سمجھا جاسکتا تھا کہ امریکی ایٹمی تنصیبات پر حملہ آور ہو رہے ہیں۔

نیویارک ٹائمز کے مطابق اوباما بہت اچھی طرح جانتے تھے کہ وہ پاکستان کے ساتھ ایک فوری جنگ شروع کر رہے ہیں۔اسی وجہ سے اُنہوں نے زیادہ فوجیوں پر اصرار کیا جو پاکستان کی مزاحمت کا جواب دے سکیں۔

شوٹنگ پہلے ہی شروع ہے:

17 مئی، کو اُس وقت دونوں جانب سے شوٹنگ کی گئی جب امریکی نیٹو ہیلی کاپٹر نے وزیرستان میں پاکستان کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کی۔ پاکستانی افواج نے انتہائی الرٹ ہونے کا ثبوت دیا اور فوری فائر شروع کر دی۔ ہیلی کاپٹر کی جوابی فائرنگ سے دتہ خیل چوکی پر دو فوجی زخمی ہو گئے۔اس کی جوابی کاروائی کے طور پر 20 مئی بروز جمعہ امریکی کانوائے کی دو کاروں کے قریب کار بم کا دھماکہ کیا گیا جس میں کوئی امریکی زخمی یا ہلاک نہیں ہوا۔تاہم ایک پاکستانی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔انٹیلی جنس ایجنسیوں کی لڑائی جاری ہے، اے آر وائی ٹیلی ویژن نے اسلام آباد میں مقیم سی آئی اے کے سٹیشن چیف کا نام افشاء کیا جو کہ چھ ماہ میں دوسرا واقعہ ہے کہ سی آئی اے کے ٹاپ لیول افسر کا نام افشاء ہوا۔

گروسمین کا خلاف ورزیاں بند کرنے سے انکار:

ہالبروک کی جگہ تعینات کیے جانے والے خصوصی امریکی ایلچی برائے پاکستان و افغانستان مارک گروسمین نے

19 مئی کو نہایت حقارت سے پاکستانی مطالبے کو مسترد کر دیا کہ آئندہ ایبٹ آباد جیسا یکطرفہ آپریشن نہیں ہوگا۔ کسی یقین دہانی کی بجائے گروسمین نے کہا کہ پاکستانی حکام نے گزشتہ سالوں میں کبھی سرحدوں کے احترام کا مطالبہ نہیں کیا۔

اس بحران کے دوران ہندوستان نے پاکستان کو نشانہ بنانے کے لئے فوجی مشقیں 'وجائی بھاوا' (فاتح بنو) کے نام سے شروع کر دیں۔ ایٹمی، جراثیمی، کیمیائی ہتھیاروں کی بمبارڈمنٹ کی مشقوں میں 'سیکنڈ آرمرڈ کور' بھی شامل تھی جو بھارتی فوج کے تین بنیادی حصوں میں مرکزی حیثیت رکھتی ہے جس کے ذمے یہ کام لگایا گیا ہے کہ وہ جنگ کی صورت میں پاکستان کو دو حصوں میں تقسیم کر دے۔ (چولستان، رحیم یار خان کی طرف سے)

نام نہاد طالبان کی تشکیل:

ہندوستان اور امریکہ کے پاکستان پر حملہ کرنے کی ایک بڑی وجہ نام نہاد طالبان کی دہشتگردی ہے جو پاکستانی میڈیا کے مطابق سی آئی اے، موساد اور را کے پیدا کردہ ہیں اور انہی کے براہِ راست کنٹرول میں ہیں۔ ایک ذریعہ کے مطابق سی آئی اے کے کارندوں نے القاعدہ اور طالبان کے نیٹ ورک میں گھس کر تحریک طالبان پاکستان تشکیل دی ہے تاکہ پاکستان کو عدم استحکام کا شکار کیا جائے۔ آئی ایس آئی کے بریگیڈیر اسلم گھمن نے کہا: میرے دورۂ امریکہ کے دوران مجھے معلوم ہوا کہ بھارتی ایجنسی را اور اسرائیلی ایجنسی موساد مل کر سی آئی اے کی براہ راست نگرانی میں ہر قیمت پر پاکستان کو عدم استحکام کا شکار کرنے پر تُلی ہوئی ہیں۔

اسی ذریعہ کے مطابق روسی خفیہ ایجنسی نے یہ انکشاف کیا ہے کہ ریمنڈ ڈیوس اور اُس کے نیٹ ورک نے القاعدہ کے کارندوں کو کیمیائی، جوہری اور حیاتیاتی ہتھیار فراہم کیے تاکہ وہ امریکی تنصیبات پر حملہ کریں اور اس کا ذمہ دار پاکستان کو ٹھہرایا جائے۔ مشترکہ سپیشل آپریشن کمانڈ (JSOC) کا ایک منجھا ہوا سی آئی اے ایجنٹ، ریمنڈ ڈیوس خود ہی آئی اسی آئی کے دو ایجنٹوں کے قتل میں گرفتار ہو گیا مگر امریکی دباؤ کے باعث رہا ہو گیا۔ اگر امریکہ کو ضرورت پڑی تو اُس کے پاس مزید یکطرفہ کاروائیوں کے لئے آسان بہانہ موجود ہے کہ القاعدہ کا نیا سربراہ وزیرستان میں موجود ہے۔

پاکستانی آرمی چیف جنرل کیانی نے بھی اس یکطرفہ امریکی آپریشن کے بعد وارننگ دی کہ اس قسم کی مہم جوئی کا اعادہ نہیں ہونا چاہیے اور امریکی فوجیوں کی پاکستان میں موجودگی کم کی جائے۔ آئی ایس آئی کے ایک افسر کے مطابق اس وقت پاکستان میں 7000 کے قریب سی آئی اے کے کارندے سرگرم عمل ہیں۔ امریکہ اور پاکستان کے درمیان معلومات کا تبادلہ بہت نچلی (خراب) سطح پر پہنچ گیا ہے۔

جنرل کیانی کے اقدامات کے جواب میں سی آئی اے کے جزوی اشتراک سے وجود میں آنے والی وکی لیکس نے ایک مبہم سی کیبل رپورٹ جاری کر دی جس میں پاکستانی کمانڈر کی ساکھ کو نقصان پہنچانے کے لئے کہا گیا ہے کہ اُس نے

گزشتہ سالوں کے مقابلے میں مزید ڈرون حملوں کا مطالبہ کیا ہے۔

ڈرون حملے:

صدر اوباما کی ویسٹ پوائنٹ کی تقریر کے بعد سی آئی اے نے پریڈیٹر ڈرون حملوں میں شہریوں کے قتل عام میں اضافہ کر دیا تاکہ ملک کے اندر بے چینی پھیلے اور سول وار شروع ہو جائے جو آخر کار قومیت کی بنیادوں پر پنجاب سندھ بلوچستان اور پشتونستان میں پاکستان کو تقسیم کر دے۔ اس میں جغرافیائی مقصد یہ ہے کہ پاکستان کو تباہ کر دیا جائے تاکہ وہ چین اور ایران کے درمیان توانائی کے اتصال کے قابل نہ رہے۔

یکم مئی کے بعد چھ ڈرون حملوں میں 42 پاکستانی ہلاک ہوئے جس نے پاکستانی عوام کو مشتعل کر دیا ہے۔ 14 مئی کو پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں ڈرون حملوں کی مذمت کی گئی اور یہ بند کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ اگر ڈرون حملے بند نہیں ہوتے تو نیٹو کی سپلائی روک دی جائے۔

امریکہ ملا عمر کو استعمال کرنا چاہتا ہے:

امریکہ نے طالبان کے ساتھ مذاکرات کے لئے تمام شرائط ختم کر دی ہیں اور اب وہ جیسا کہ واشنگٹن پوسٹ میں رپورٹ ہوا ہے، ایک آنکھ والے کوئٹہ شوریٰ کے لیڈر ملا عمر کے وفود سے بات چیت کر رہا ہے۔

یہ واضح ہے کہ امریکہ طالبان کو پاکستان کے خلاف اتحاد کی پیشکش کر رہا ہے۔ خصوصی امریکی ایلچی گروسمین پاکستانیوں کے بارے میں جارحانہ رویہ رکھتا ہے۔ مگر جب وہ طالبان کے پاس جاتا ہے تو وہاں اُس کا نام مسٹر مصالحت رکھا گیا ہے۔ اس کے برعکس یہ بھی ہے کہ امریکہ حقانی گروپ کے لیڈر کو اُسامہ بن لادن کی طرح کے حملے میں ہلاک کرنے کا تہیہ کئے ہوئے ہے۔ اور دوسری طرف پاکستانی یہ تہیہ کیے ہوئے ہیں کہ وہ حقانی کو اتحادی بنائے رکھیں گے۔

اگر چین پاکستان کی پشت پر کھڑا ہوتا ہے تو پھر روس چین کی پشت پر کھڑا ہوگا۔ 15 جون، 2011 کو شنگھائی تعاون آرگنائزیشن کا اجلاس اہم ہے۔ چینی صدر نے چین روس تعلقات کے بارے میں کہا ہے کہ یہ بے مثال بلندی پر ہیں۔ اس ہفتے روسی صدر نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ روس کے ساتھ تعلقات میں گرمجوشی دکھانے والے اوباما نے بہت کم عملی اقدامات کیے ہیں اور رومانیہ اور بقیہ مشرقی یورپ میں امریکی ABM میزائلوں کا رُخ واضح طور پر روس کی جانب ہے جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ START معاہدے کی حیثیت مشکوک ہے۔ اس بیان سے روسی صدر نے پھر سے سرد جنگ کا بھوت زندہ کر دیا ہے۔ روسی صدر نے یہ بھی کہا کہ لیبیا پر نیٹو کے حملے کے بعد اب شام کے خلاف اقوام متحدہ میں کوئی قرارداد پاس نہیں کی جائیگی۔

کیا ہم جولائی 1914 کے دور میں ہیں؟

پہلی جنگ عظیم کا بحران 28 جون، 1914 میں سراجیوو کے قتل عام سے شروع ہوا مگر جنگ کا باقاعدہ اعلان یکم اگست سے پہلے نہیں ہوا۔ جولائی 1914 کے عبوری عرصے میں یورپ کے بڑے حصے میں رائے عامہ خود فریبی کا شکار ہوگئی اور سب اچھا ہے سمجھا جانے لگا حتی کہ اس بحران نے جنگ عظیم کی شکل اختیار کر لی۔

اسی طرح کی صورتحال آج دیکھی جاسکتی ہے۔ بہت سے امریکی بن لادن کی موت سے یہ سمجھ رہے ہیں کہ دہشتگردی کے خلاف جنگ ختم ہوچکی ہے اور افغان جنگ کا خاتمہ قریب ہے۔ مگر اس کے برعکس بن لادن کی موت اپنے ہمراہ ایک نئی ایمرجنسی لے آئی ہے۔ وہ امن پسند قوتیں جو عراق پر حملے کے خلاف تھیں اور اُنہوں نے حکومت کا ساتھ چھوڑ دیا تھا آج لیبیا پر امریکی جارحیت پر اوباما کو جنگ کے شوقین جارج بش اور ڈِک چینی سے زیادہ مؤثر قرار دے رہے ہیں اور جشن مناتے نظر آتے ہیں۔ وہ اُسامہ بن لادِن کی موت سے فرض کررہے ہیں کہ اوباما کامیاب ہوگا۔ جبکہ حقیقت میں ایک نئی اور زیادہ بڑی جنگ کو روکنے کا اگر کوئی وقت ہے، تو وہ یہی وقت ہے۔''

حوالہ ویب سائٹ:

http://tarpley.net/2011/05/21/us-pakistan-near-open-war-chinese-ultimatum-warns-washington-against-attack/

انجمن سرفروشانِ اسلام، انٹرنیشنل